بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدمہ

"مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش" کے عنوان سے میرے مضامین کے دو مجموعے اس سے پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ اب اسی سلسلہ کا یہ تیسرا مجموعہ شائع کیا جا رہا ہے۔ بظاہر پہلے دونوں مجموعوں سے اس تیسرے مجموعہ کا فاصلہ اتنا زیادہ ہے کہ ایک شخص بادی النظر میں یوں محسوس کریگا کہ میں نے حصہ دوم کی اشاعت کے بعد سے یکایک اپنی پوزیشن بدل دی ہے اور خود اپنی بہت سی کہی ہوئی باتوں کی تردید کرنے لگا ہوں۔ لیکن دراصل ان تینوں مجموعوں میں ایک نصب العین کی طرف تدریجی ارتقاء ہے جسکی توضیح یہاں کر دینا چاہتا ہوں تاکہ ناظرین کو کسی قسم کا خلجان نہ پیش آئے۔

یہ بات تھوڑے غور و تامل سے ہر شخص کی سمجھ میں آسکتی ہے کہ ایک پرانی تحریک کو زوال و انحطاط کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کا کام کسی نئی تحریک کی ابتدا کرنے کی بہ نسبت زیادہ دشوار اور زیادہ پیچیدہ ہوتا ہے۔ نئی تحریک پیش کرنے والے کا راستہ تو بالکل صاف ہوتا ہے۔ اسے صرف ان لوگوں سے سابقہ پیش آتا ہے جو اس تحریک سے بیگانہ ہوتے ہیں۔ اسکو محض اپنے اصول و مقاصد کی تبلیغ کرنی ہوتی ہے۔ پھر یا تو لوگ اسکی دعوت کو رد کر دیتے ہیں یا قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن جو کسی پرانی تحریک کو زوال و انحطاط کے بعد دوبارہ زندہ کرنا چاہے اُسکے لیے صرف یہی ایک کام نہیں ہوتا کہ بیگانوں کے سامنے اپنی دعوت پیش کرے بلکہ اسے یگانوں پر بھی نظر کرنی پڑتی ہے۔ وہ اُن لوگوں کو کسی طرح نظر انداز نہیں کرسکتا جو پہلے سے اس تحریک کے ساتھ وابستہ ہیں اور بہرحال بیگانوں کی بہ نسبت اُس سے قریب تر ہیں۔ اسکو سب سے پہلے یہ دیکھنا ہوتا